(06) مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

فضلائے حقانیہ کی تالیفی اور تصنیفی خدمات

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'فضلاء حقانیہ کے علمی' ادبی' تحریری' تصنیفی اور تالیفی خدمات پر کام کر رہے ہیں۔۔ علم وادب' تحریر اور تصنیف و تالیف سے شغف رکھنے والے تمام فضلاء حقانیہ سے درخواست ہے کہ اپنا مختصر تعارف' خدمات اور تصنیفات و تالیفات کا تعارف مولانا موصوف کے نام بھیجیں تاکہ وہ اس عظیم تاریخی کام کو بہ سہولت آگے بڑھا سکیں۔

رابطہ ایڈریس : مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی 'رکن القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ ------- (ادارہ)

حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانیؔ

آپ ۱۵ راپریل ۱۹۵۴ء کو ضلع صوابی کے مشہور گاؤں زروبی میں متکلم عصر حضرت مولانا عبدالحلیم صاحبؒ صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے گھر پیدا ہوئے۔ ناظرہ قرآن کریم اپنے گھر پڑھا۔ مولانا پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نظرِ کرم ہے کہ پہلے پارہ کے دو تین ورق پڑھنے کے بعد دیگر پارے بغیر استاد کے پڑھے۔ مڈل تک عصری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور سکول کے ساتھ ساتھ اپنے والد مکرمؒ سے دینی رسائل اور فارسی نظم کے رسالے پڑھتے رہے۔ مثلاً کریما' پنج کتاب اور گلستان سعدی وغیرہ۔ میٹرک کا امتحان ۱۹۷۰ء میں پاس کیا اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں داخلہ لیا اور ساتھ ساتھ حفظ القرآن میں بھی مشغول رہے۔ درس نظامی کے ساتھ آپ نے قرآن پاک بھی حفظ کیا تھا۔ ۱۹۷۸ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ اور دارالعلوم حقانیہ میں بحیثیت مدرس آپ کا تقرر ہوا اور صرف ونحو' منطق اور ادب کی مختلف کتابیں تفویض ہوئیں اور آج تک دارالعلوم ہی میں شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں اور درجات عالیہ کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔

فانیؔ صاحب کو زمانہ طالب علمی ہی سے لکھنے کا شوق دامن گیر تھا اس لئے فارسی' اردو' پشتو' عربی میں لکھتے رہے۔ شعر و شاعری اور ادب کے ساتھ ابتداء ہی سے شغف تھا اپنی مادری زبان پشتو میں شاعری کرتے رہے۔ اسی طرح فارسی میں بھی طبع آزمائی کی کوشش کی جس میں آپ کامیاب رہے۔ زمانہ طالب علمی میں آپ کی بعض غزلیں پشتو رسائل اور مجلات میں چھپتی رہیں۔ ساتھ ساتھ اہم مضامین کے تراجم بھی کرتے رہے اس کے بعد وقتاً فوقتاً ملک و بیرون ملک کے مختلف جرائد و اخبارات میں مضامین شائع ہونے لگے۔

۱۹۸۳ء میں آپ کی طبیعت اردو شاعری کی طرف مائل ہوگئی اور اردو میں نظمیں اور غزلیں لکھیں جو ماہنامہ ''الحق''۔''الخیر'' ملتان۔''خدام الدین'' لاہور۔''بینات'' کراچی۔''النصیحہ'' چارسدہ اور دیگر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی رہیں۔عربی میں شاعری کی۔ چنانچہ آپ کا عربی مرثیہ جو حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند کے سانحہ ارتحال پر لکھا گیا تھا۔ جب ماہنامہ الحق میں چھپا تو الحق ہی سے وہ مرثیہ دیوبند کے عربی ماہنامہ ''الثقافہ'' میں شائع ہوا۔غرض فانی صاحب چاروں زبانوں کے قادرالکلام شاعر ہیں۔اب تک آپ کے نظموں' غزلوں وغیرہ کے کئی مجموعے منظر عام پر آچکے ہیں۔

(۱) نالہ زار: یہ آپ کے اردو کلام کا مجموعہ ہے جس کے متعلق پروفیسر محمد افضل رضا لکھتے ہیں: ''ویسے تو جناب فانی صاحب کے پشتو' اردو' فارسی اور عربی شاعری کے نمونے میری نظروں سے ماہنامہ ''الحق'' کے صفحات پر گزرے تھے لیکن ان کی اردو شاعری کا یہ پہلا مجموعہ پہلی دفعہ مطالعہ کرنے کا موقع ملا......اردو کے مشہور شاعر فانی بدایونی کا کلام تو اردو وادب کے ایک ادنی طالب علم کی حیثیت سے پڑھا لیکن پشتون فانی کا یہ مجموعہ اردو زبان میں مطالعہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ فانی (جن کی مادری زبان پشتو ہے) جہاں فارسی' عربی زبانوں پر دسترس رکھتے ہیں' وہاں اردو میں بھی وہ نہایت روانی اور آسانی سے شگفتہ انداز میں واردات قلبی اور معاملات حسن وعشق' احساس محرومی' غم جاناں اور غم دوراں کو سپرد قلم کرسکتے ہیں۔آپ کی نظموں اور غزلوں میں جو بیساختہ پن اور روانی ہے وہ دوسرے پشتون شعراء کی اردو شاعری میں شاید آپ کو کم ہی ملے۔فانی اپنے دل کی بات دوسروں کے دلوں تک پہنچانے کا فن جانتے ہیں۔''

پروفیسر محسن احسان کتاب کے تعارف میں تحریر فرماتے ہیں: ''آپ کا ذوق شعر اور اسلوب سخن انتہائی عمدہ ہے۔ جینے کی آرزو واللہ پر کامل یقین' موت سے باتیں' ماضی کی یادیں' حال کی فریادیں' مستقبل کی امنگیں' زندگی سے شکوے' شکایتیں' والدین سے والہانہ جذبہ عقیدت ومحبت' پاکیزہ قلبی غرور بیجا سے اجتناب' حیاتِ فانی کی بے مائیگی کا احساس...... یہ اوراس کے علاوہ بہت کچھ فانی کے اشعار میں آپ کو نظر آئے گا۔''

جناب سراج الاسلام سراج اکوڑہ خٹک کتاب کے پیش لفظ میں تحریر فرماتے ہیں:

''فانی صاحب کا کلام فصاحت وبلاغت' لطافت ونزاکت' متانت اور ترنم کے تمام صفات سے موصوف ہے۔''

ذیل میں اسی مجموعے کے چند اشعار بطور نمونہ نذر قارئین ہیں:

لٹ رہا ہے عالم اسلام یوں فریاد ہے — کیسی آئی گردش ایام یوں فریاد ہے
مجلس اقوام امریکہ تابع بن گئی — سو گئی ہے غیرتِ اقوام یوں فریاد ہے
چارسو دنیا میں ہے مسلم خدایا خستہ حال — ہر جگہ رسوا ہے اور بدنام یوں فریاد ہے
مرغزاروں' لالہ زاروں یہ چناروں کی زمین — جل رہی ہے ہم کریں آرام یوں فریاد ہے

مجھے اقرار ہے اپنی خطا کا کہ شکوہ کر لیا تیری جفا کا
صرف دشمن نہیں ہے وہ دلربا بھی صلہ اب یہ ملا اپنی وفا کا

بعد مدت کے ملا ہے سایہ دیوارِ یار جستجو کو میری حاصل یہ تن آسانی نہ تھی
بہرِ اظہار الم ان کو سنائی تو غزل ورنہ ان کی بزم میں رسمِ غزل خوانی نہ تھی

طعنہ ہائے گمرہی ہم سہہ رہے تھے رات دن راہ پر جب آگئے تو رہنما کوئی نہ تھا

(۲) ازغی دَتمنا: جیسا کہ عرض کیا گیا کہ فانی صاحب پشتو کے عظیم شاعر ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب آپکی پشتو غزلیات کا مجموعہ ہے۔ جسکا تعارف 'فہیم سرحدی' اسرار الرحمٰن طورو' مفتی رضاء الحق اور جناب سراج الاسلام سراج نے لکھا ہے۔

(۳) غمِ بے شان: فانی صاحب نے اپنے والدِ مکرمؒ کے انتقال پر پشتو زبان میں آں مرحوم کے تلامذہ اور اپنے احباب کے لکھے ہوئے رقت انگیز اور پردرد مرثیے ''غم بے شان'' کے عنوان سے مرتب کر کے شائع کیے جس کا پیش لفظ ملک کے معروف نقاد' ادیب' ڈرامہ نگار' افسانہ نویس' شاعر اور مصنف جناب پروفیسر محمد افضل رضا نے لکھا۔(یاد رہے کہ غم بے شان ابجد کے حساب سے آپ مرحوم کا سال رحلت ہے ۱۴۰۳ھ)

(۴) نذرِ اشک: اسی طرح مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ کے سانحہ ارتحال پر جن شعراء نے نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے' فانی صاحب نے وہ مراثی یکجا کیے ہیں۔

(۵) ویرژن تصورات: یہ بھی فانی صاحب کے پشتو کلام کا مجموعہ ہے جس میں مراثی' نظمیں' نعتیں اور غزلیں سب کچھ ہے۔ کتاب پر شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی مدظلہ کی تقریظ' جناب سراج الاسلام سراج کا تعارف اور جناب ڈاکٹر راج ولی شاہ خٹک کا ہے۔

(۶) بیا دردونہ پہ خنداذی: یہ بھی پشتو غزلیات کا مجموع ہے۔

(۷) شاھین دَتخیل: پشتو غزلیات کا مجموعہ۔ فانی صاحب کے چند پشتو اشعار۔

زما عذر بہ زاھد خپلہ قبول کڑی لا راغلی یی پہ لاسو کبنی جام نہ دیے
تن می جنازہ دا امید اووتہ تاچی پہ رقیب لاسونہ واچول
چی پی یو لحظہ بیے تانہ پورہ کال وی چی تہ نہ وئی پہ کلونو سہ بہ یی حال وی
جرم موسہ دیے چی د ظلم پہ مجن دلیزو خوارا نورا شی زمانی نہ لگ تپوس خواو کڑو

دغم کردار جوڑ رسیدلی دے پہ برخہ زمونبز ڈزوندانہ د افسانی نہ بزتہوس خواوکڑو

دابہ کبی خہ دی چی تندرونہ نی پہ سروی ولاڑ فانی د زڑہ واشیانی نہ لبز تپوس خو اوکڑو

(۸) متاع درد: یہ کتاب جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اور کمپوزنگ کے مراحل سے گزر رہی ہے' یہ آپ کے فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ مراثی تضمینات کے علاوہ فارسی دیوان آتش شوق پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ٹائٹل کا شعر قابل توجہ ہے۔ زسلطانی گریزالم متاع دردمن دارم فغاں آتشیں دارم وآہِ سردین دارم

(۹) دروس الکافیہ: فانی صاحب ایک کہنہ مشق ادیب ہونے کیساتھ ساتھ قابل قدر استاد اور کامیاب مدرس ہیں۔ ابھی تک آپکے کئی شروحات اور درسی افادات منظر پر آچکی ہیں۔ جن میں سے دروس الکافیہ بھی ہے جو کافیہ ابن حاجب کی شرح ہے' مسلسل کئی سال سے آپ کے زیر تدریس ہے اور آپ کے تلامذہ اسے اپنے ساتھ نوٹ کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک قابل شاگرد مولانا محمد سلیم سواتی بھی ہیں جنہوں نے زیر تبصرہ کتاب مرتب کیا ہے بالکل وہی انداز جو مولانا کا درس میں ہے حرف بہ حرف صفحۂ قرطاس پر نقل کیا گیا ہے۔ اب تک اسکے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ کوئٹہ اور پشاور کے بعض بددیانت ناشرین کی اجازت کے بغیر اس مسلسل شائع کرتے آرہے ہیں۔ اسی حساب سے دو درجن سے زیادہ اس کی اشاعتیں منظر عام پر آئی ہیں۔ علماء اور طلباء اس سے یکساں مستفید ہو رہے ہیں۔ یہ شرح چونکہ پشتو میں ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو۔

(۱۰) التوضیح السامی شرح حسامی: علم اصول کی مشہور کتاب حسامی جو درس نظامی میں عرصہ دراز سے شامل نصاب ہے کی آسان عربی شرح ہے۔ انداز نہایت آسان رواں اور سلیس ہے۔ علماء وطلباء کے لئے یکساں مفید۔ بحمد اللہ اس کے اردو ترجمہ وتشریح پر کام ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا اردو ایڈیشن بھی جلد منظر عام پر آئے گا۔

(۱۱) حیات صدر المدرسین: فانی صاحب نے اپنے عظیم المرتبت والد گرامی جامع المعقولات والمنقولات حضرت مولانا عبدالحلیمؒ صدر المدرسین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے سانحہ ارتحال کے بعد ان کی سوانح عمری' حالات زندگی پر جامع اور مفصل کتاب مرتب فرمائی۔ جس میں آپ کے خاندانی مشائخ واساتذہ کا تعارف' حالات زندگی' کمالات و خصوصیات' علمی وادبی خدمات اور دیگر امتیازات پر مفصل تبصرہ اور تعارف ہے۔ اسی طرح یہ کتاب نہ صرف حضرتؒ کی سوانح حیات ہے بلکہ دارالعلوم حقانیہ کی اجمالی تاریخ بھی ہے۔ اکابر' علماء ومشائخ کی تحریرات کے علاوہ حضرتؒ کے کمالات پر دانشوروں اور مشہور قلم نگاروں کا تبصرہ بھی شامل ہے۔

(۱۲) افادات حلیمؒ: اس کتاب میں فانی صاحب نے متکلم وقت' ترجمان حدیث حضرت العلامہ مولانا عبدالحلیمؒ کے ملفوظات' مضامین اور مقالات کو جمع کیا ہے۔ جس میں حضرتؒ کے ختم بخاری شریف پر افادات اور مسلم شریف کے باب الکبائر کی تشریح کے ساتھ ساتھ آپ کی مختصر سوانح بھی شامل ہیں۔

(۱۳)　کاروان آخرت:　مشاہیر علماء، مشائخ، سیاسی زعماء عالمی سیاستدان، ادباء، شعراء اور اہم شخصیات پر مدیر "الحق"، استاد العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کے سحر انگیز قلم سے تعزیتی تاثرات، شذرات اور تبصرے زیر تبصرہ کتاب میں حضرت فانی صاحب نے نہایت اچھے انداز میں جمع کیا ہے۔ جس کے بارے میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب یوں رقمطراز ہیں: "مجھے اس کا اعتراف ہے کہ زیرنظر مجموعہ علم وادب اور تذکرہ و سوانح کے دفتر گرانمایہ میں چند ہلکے پھلکے مضامین اور کم سواد صفحات کے اضافہ کے سوا کچھ بھی نہیں ماسوائے اس کے کہ ایک عدیم الفرصت پراگندہ حال شخص کے پریشان خاطری کے عالم میں تاثرات غم والم کو "کاروان آخرت" کے نام سے ایک لڑی میں پرو دیا گیا ہے جس کے لئے مولانا محمد ابراہیم فانی مدرس دارالعلوم حقانیہ شکریہ کے مستحق ہیں۔ جو میرے انکار و تردد کے باوجود اس مجموعہ کی ترتیب کیلئے مصر رہے"

(۱۴)　نقوش حقانی:　حضرت فانی صاحب مصنف کتب کثیرہ حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کی تصنیفات و تالیفات پر نہایت ادیبانہ اور فاضلانہ انداز میں مفصل تبصرے رقم فرمائے ہیں جو "نقوش حقانی" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے۔ اور تقریرات مسلم شریف، بخاری شریف، بیضاوی شریف، تلویح و توضیح اور مسلم الثبوت کے افادات پر کام شروع کیا ہے۔ دعا ہے کہ جلدی منظر عام پر آئے۔

حضرت فانی صاحب کے بے شمار مضامین جو مختلف رسائل بالخصوص "الحق" میں شائع ہوئے ہیں پر بھی کام ہونا چاہیے۔ یقیناً آپ کے مضامین علوم و معارف اور ادب کا خزینہ و گنجینہ ہوں گے۔

آپ اپنے اس خدمات کو مادر علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے وابستگی اور اپنے مشائخ و اساتذہ بالخصوص گرامیؒ اور محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے دعاؤں کا ثمرہ قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور دینی خدمات میں برکت عطا فرمادیں۔ امین۔

(۱۵)　سوانح شیخ القرآن مولانا عبدالہادی شاہ منصوریؒ:　شیخ القرآن حضرت مولانا عبدالہادیؒ شاہ منصوری کی سوانح حیات جو ایک عہد کی تاریخ ہے کو فانی صاحب نے نہایت اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔

(۱۶)　چند تابندہ نقوش چند رخشندہ نفوس: مشاہیر علماء و فضلاء اساتذہ کرام احباب اور دوستوں کی جدائی پر حضرت فانی صاحب نے اپنے دلی تاثرات لکھے ہیں جن میں بعض ماہنامہ "الحق" میں بھی شائع ہوئے یہ مجموعہ بھی زیر ترتیب ہے۔

علاوہ ازیں طلبہ تفسیر کے لئے آپ نے مختصر مگر جامع مقدمہ اردو اور پشتو زبان میں مرتب کیا ہے۔ جس کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں طلبہ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اور علم فقہ حنفی کی معروف شہرہ آفاق کتاب ہدایہ کے لئے بھی مختصر مقدمہ آپ کے شاگردوں نے ترتیب دیا ہے۔ جس سے مدرسین اور طلبہ یکساں طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔